انتہا پسندی کا مقابلہ کرنے کیلئے صوفیائے کرام کی امن، محبت اور برداشت کی تعلیمات پر توجہ مرکوز رکھی جائے۔ صدر زرداری

حکومت امریکی ڈکٹیشن پر عمل پیرا

ایوان صدر میں ''عالمی صوفی ازم و امن کانفرنس'' کا انعقاد

معلوم ہوتا ہے کہ حکمران یقین کر چکے ہیں کہ دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ملک میں صوفی ازم کو فروغ دینا ناگزیر ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ پاکستانی معاشرے کی مخصوص ساخت میں صوفی ازم، طالبان ازم سے بھی بڑی تباہی کا باعث ہوگا۔

امریکہ نے پہلے پاکستانیوں کے شعور کو طالبان ازم کے ہاتھوں یرغمال بنایا اور اب صوفی ازم کو مسلط کرنا چاہتا ہے۔

اسلام آباد (حدیبیہ نیوز) ایوان صدر میں گزشتہ دنوں ''عالمی صوفی ازم و امن کانفرنس'' منعقد کی گئی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر پاکستان آصف علی زرداری نے کہا کہ میں موت سے نہیں ڈرتا موت کے منہ سے نکل کر ہی صدارت کے عہدے تک پہنچا ہوں، میری کمزوریاں ہی میری طاقت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انتہا پسندی و عسکریت پسندی کا مقابلہ کرنے کیلئے صوفیاء اکرام کی امن، محبت اور برداشت کی تعلیمات پر توجہ مرکوز رکھی جائے۔ صدر آصف علی زرداری نے کہا کہ ہم دہشت گردی کی وہ فصل کاٹ رہے ہیں جو ماضی میں مذہب کے نام پر بوئی گئی تھی آج ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم صوفی ازم کے ایجنڈے کو آگے بڑھائیں۔ صدر پاکستان آصف علی زرداری کا یہ بیان ان کا دین اسلام سے ناواقفیت اور کم علمی کا واضح ثبوت ہے اور ان کے اس خطاب سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ حکمران فیصلہ کر چکے ہیں کہ دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ملک میں صوفی ازم کو فروغ دینا ناگزیر ہے جبکہ یہ حقیقت نہیں ہے، صوفی ازم کا فروغ ایک نئی طرح کی طالبانائزیشن کو فروغ دینے کے مترادف ہے یہ ایک برائی کو دوسری برائی سے ختم کرنا ہے اور پاکستان کی مخصوص سیاسی ماحول اور معاشرے کی مخصوص نفساتی ساخت میں صوفی ازم موجودہ طالبان ازم سے بڑھ کر تباہی کا باعث ہوگا۔ ہفت روزہ حدیبیہ کے تجزیات درست ثابت ہو رہے ہیں کہ حکومت، امریکی اور صیہونی سازش پر عمل کرتے ہوئے طالبان ازم کی برائی کو صوفی ازم کی برائی سے ختم کرنا چاہتی ہے۔ امریکہ نے پاکستانیوں کے شعور کو پہلے طالبان ازم کے ہاتھوں یرغمال بنایا اور اب صوفی ازم مسلط کرنے کے درپے ہے۔

بشکریہ: ہفت روزہ ''حدیبیہ'' کراچی 26 مارچ تا 10 اپریل 2010ء